رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

قادیان

# الفضل

یوم پنجشنبہ

| جلد ۳۵ | ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ھش | ۵ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۷ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۹ |
|---|---|---|---|---|


193

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ آج بعد نماز مغرب حضور کی موجودگی میں چوہدری ابوالہاشم صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آرام ہے الحمدللہ



# ایک اطالوی نوجوان کا قبولِ اسلام

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام بیعت کا مکتوب

### "مجھے امید ہے کہ حضور میری بیعت کو منظور فرمائینگے"

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

ایک اٹالین نوجوان بینیڈیٹو میریو نامی ملک محمد شریف صاحب مجاہد مقیم روم (اٹلی) کے عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اور نہایت دلچسپی اور غور سے احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے۔ وہ ۸ فروری کو بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ ان کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ بیعت کے بعد جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۱۰ فروری کو اٹالین زبان میں خط لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ قادیان انڈیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اپنی خوشی و مسرت کی لہریں اپنے چھوٹے سے عریضہ کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ عریضہ گو مختصر ہے۔ مگر اپنی ذات میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں اولاً میری ملاقات برادرم ملک محمد شریف صاحب سے قابل ذکر ہے۔ ایک مدت سے راہ راست کی تلاش تھی۔ آخر کار آج وہ راہ میرے سامنے ہے:

اپنے دل کی گہرائیوں سے اور اپنے صدق دل سے حضور کی خدمت میں بذریعہ عریضہ ہذا ملتجی ہوں کہ میرے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں۔ اور میرا کسی اعلیٰ خاندان سے تعلق نہیں۔ میری زندگی ہمیشہ سچائی اور نور کی تلاش میں گزری ہے۔ لیکن ہر دفعہ ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑا ہے۔ مگر آج خدا تعالیٰ نے خود اس راہ پر گامزن کر دیا ہے۔ جس راہ کو اپنی خوابوں میں پانے کی میں نے ہر چند کوشش کی۔ حضور کی خدمت میں یہ عریضہ ارسال کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے امید ہے۔ کہ حضور اسے منظور فرمائینگے۔ میں اس گھڑی اپنے آپ کو روحانیت کے میدان میں پاتا ہوں۔ اور میرا دل گواہی دے رہا ہے۔ بلکہ حقیقی خوشی محسوس کر رہا ہے۔ کیونکہ جلد ہی میں ایک مخلص جماعت کا ممبر شمار ہونگا۔ میری دلی خواہش حضور سے ہمیشہ کے لئے وابستگی کی رہی ہے۔ ہر لمحہ کی وابستگی اور ہمیشہ کے لئے خواہ اس جہان میں ہو یا آخرت میں۔ اس عرصہ میں میں برادرم ملک محمد شریف صاحب کی صحبت میں بسر کرونگا۔ اور اپنا حقیقی فرض بطور بھائی اور بطور سیکرٹری سرانجام دونگا۔"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی بیعت منظور فرماتے ہوئے انہیں لکھوایا۔

"آپ مسلمان ہوتے ہیں۔ تو سب احمدی آپ کے رشتہ دار ہیں۔ اور سب سے بڑا رشتہ تو انسان کا خدا تعالیٰ سے ہے۔ اگر آپ اخلاص سے ایمان میں ترقی کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ آپ کے لئے ہر قسم کے فضلوں کے دروازے کھول دیگا۔"

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس نو احمدی بھائی کو استقامت بخشے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

# قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے متعلق

## ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمۃ القرآن کے وعدوں کا ریکارڈ اور رسیدات وغیرہ بھجوانا نظارت ہذا کے سپرد فرمایا ہے۔ اس لئے جن احباب کو ان کے وعدوں کی رسیدات موصول نہ ہوں۔ وہ اپنا وعدہ بھجوانے کے ایک ہفتہ بعد نظارت ہذا سے دریافت فرما کر اطمینان کر لیں۔ کہ ان کا نام و پتہ و تعداد جلد وغیرہ درست طور پر ریکارڈ ہو گیا ہے:

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

# سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

## آنے والے ایام کیلئے جماعت تیار ہو جائے

قادیان ۲۵ رماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ دوستوں نے وہ اعلان جو گورنمنٹ برطانیہ نے ہندوستان کے متعلق دیا ہے سن لیا ہے۔ کہ جون ۱۹۴۸ء کے آخر تک وہ حکومت کو کسی کے سپرد کر دیں گے۔ اس اعلان سے میرا ذہن اس "میرے رویا" کی طرف منتقل ہوا۔ جو میں نے ۱۹۴۵ء کے ابتدائی مہینوں میں دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک وسیع سمندر ہے اس میں کچھ بوائے ہیں (بوائے وہ صندوق سا ہوتا ہے۔ جو سمندر میں جہازوں کو خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے پانی پر تیرتا رہتا ہے) ایک بوائے کے ساتھ کوئی لمبی سی چیز بندھی ہوئی ہے۔ جس کا بہت سا حصہ سمندر میں غائب ہے۔ میں اس کو کھینچتا جاتا ہوں۔ اور دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اس کا میری زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس میں کسی اہم واقعہ کا ذکر ہے۔ جو پانچ سال میں ہوگا۔ اس رویا کے لحاظ سے کسی اہم واقعہ کے وقوع کا آخری سال ۱۹۴۹ء بنتا ہے۔ لیکن حکومت کا بیان جون ۱۹۴۸ء میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ تاریخ ممتد ہو کر ۱۹۴۹ء تک پہنچ جائے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بالعموم کسور اصل میں شامل نہیں ہوتیں۔ اسی طرح چند ماہ جو زائد بنتے ہیں۔ ان کو بھی پانچ سال میں ہی شمار کیا جائیگا۔ بہرحال میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس اعلان کا اس رؤیا سے تعلق ہے۔

ابھی جنگ شروع نہ ہوئی تھی۔ کہ میں نے حکومت برطانیہ کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ ہندوستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے اور ہندوستان کو کہا تھا۔ کہ وہ انگلستان کی طرف دوستی کا قدم بڑھائے۔ کیونکہ دونوں کی بہتری ایک دوسرے کے تعاون میں ہے۔ اب حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ انگریز زیادہ دیر تک ہندوستانیوں کو اپنے غلام نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ ہی ہندوستان انگریزوں سے چھٹکارا پا کر مضبوطی سے قائم رہ سکتا ہے۔

ایک دوست کے خط سے میری توجہ اس اشتہار کی طرف مبذول ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ رفروری کو شائع کیا تھا۔ اور مسٹر اٹیلی کا بیان بھی ۲۰ رفروری کا ہی ہے۔ اس تطابق سے بھی اس کا تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن جہاں ہندوستان کو ایک نئی چیز حاصل ہوگی۔ وہاں اس کے ساتھ بہت سے خطرات بھی نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی صورت دوسرے ملکوں سے مختلف ہے۔ یہاں سیاسیات کے ساتھ مذہب بھی الجھا ہوا ہے۔ لیکن دوسرے ممالک میں ایسا نہیں ہے۔ سیاسی مسلک بدلنا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ سیاسی پارٹیاں ہمیشہ اپنے خیالات بدلتی رہتی ہیں۔ مگر یہاں کی سیاسیات پر مذہب زیادہ اثر انداز ہے۔ یہاں لیبر پارٹی بیوپار پارٹی اور صنعت وغیرہ کی پارٹیاں بھی موجود ہیں۔ مگر سب میں ہی مذہب کا اثر کارفرما نظر آتا ہے۔ ایک بیوپاری یا مزدور اپنے کام کا اتنا خیال نہیں رکھتا جتنا مذہب کا۔ ایک ہندو تاجر ہمیشہ یہی کوشش کرتا ہے۔ کہ تجارت زیادہ سے زیادہ ہندوؤں کے قبضہ میں رہے۔ ایک ہندو صناع یہی کوشش کرتا ہے۔ کہ ملک کی ساری صنعت و حرفت مسلمانوں سے چھین کر ہندوؤں کو دے دی جائے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں ہندوؤں میں مذہبی تعصب پایا جاتا ہے۔ جس کی خاطر وہ سیاست کو پس انداز کر دیتے ہیں۔ سیاست محض بہانہ ہے۔ جس سے ہر قوم زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہندو مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے کبھی روٹی کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ اور کبھی سیاست کی رٹ لگانے لگتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں انہیں اپنی مطلب براری سے غرض ہوتی ہے۔

کانگرس کی یہ صدا کہ سیاسیات میں مذہب کا دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ درست ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ مذہب کو سیاسیات سے الگ رکھنا چاہیئے۔ یہی چیز تھی۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا۔ اور مولویوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن کانگرس اپنے قول پر عمل نہیں کر رہی۔ ہونا چاہیئے اور ہے میں بہت فرق ہے۔ یہ تو درست ہے کہ دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن جب یہ ہے۔ تو اس کا کیا علاج کیا جائے۔ ہمیں ایک ہندو بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو سیاسیات میں مذہب کو داخل نہ رکھتا ہو۔ بہار اور گڑھ مکتیشر کے تازہ واقعات اس کی زندہ مثال موجود ہیں۔ جہاں کے کانگرسیوں نے کانگرس کے صدر کو جو مسلمان تھا قتل کر دیا۔ اگر مذہب کا سوال نہ ہوتا۔ تو مسلمان کانگرسیوں کو کیوں قتل کیا جاتا۔ کیونکہ سیاسی لحاظ سے وہ ان کے ہمنوا تھے۔ اب بھی مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر پھر کوئی ایسا موقع پیدا ہوا۔ تو ان کے ساتھ یہی سلوک ہوگا۔ برطانیہ نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۱۹۴۸ء میں کسی نہ کسی کو حقوق دے دیئے جائیں گے۔ بظاہر کسی نہ کسی سے کوئی خاص قوم مراد نہیں لی جا سکتی۔ لیکن یہ صاف بات ہے۔ کہ جس کی آواز میں زیادہ طاقت ہوگی۔ اور جس کے تعلقات زیادہ ہوں گے۔ وہ انہیں کو اختیارات عطا کریں گے۔ ہندوؤں نے نہایت دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے لیبر پارٹی سے بہت دیر سے تعلقات استوار کر رکھے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مسلمانوں نے ان سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ مسلمانوں کی آواز کو زیادہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ اختیارات ہندوؤں کو دے دیں گے۔ ان ہولناک ایام کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بچائے تو بچائے۔ مسلمانوں کی وہ تیاری نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ قربانی کا جذبہ ان میں پایا جاتا ہے۔ جو ایک زندہ رہنے والی قوم میں ہونا چاہیئے۔

عام مسلمانوں کو جانے دیجئے۔ ابھی آپ لوگوں میں بھی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ جو مومن کے شایان شان ہے۔ مومن اپنے کاموں میں بہت محتاط ہوتا ہے۔ اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے میں بھی اپنے ہزاروں روپے صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ مگر مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت نے اسی ضمن میں ایمان کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور مرکز احمدیت کی حفاظت کے لئے جس رقم کا جماعت سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس میں جماعت نے بہت ہی کم حصہ لیا ہے۔ بلکہ اکثروں نے تو بالکل اسکی اہمیت کو ہی نہیں سمجھا۔ اگر ایک شخص کو کوئی مقدمہ آپڑے۔ تو وہ ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ بیماری گھر میں آجائے۔ تو سینکڑوں صرف ہو جاتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم اپنی ذات کے لئے اور اپنے عزیزوں کے لئے تو ہزاروں روپے صرف کر دو لیکن دین کی حفاظت کے لئے چند سو بھی قربان نہ کر سکو۔

مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ قادیان کے بعض لوگوں سے جب چندہ مانگا گیا۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ ہمیں حفاظت کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ جب یہ اپنی حفاظت کریں گے۔ تو ہماری خود بخود ہو جائیگی۔ یہ منافقت کی علامت ہے۔ اب لوگوں کو آنے والے خطرناک ایام کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور بجائے اس کے کہ دشمن سب کچھ تباہ کر دے خود اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ مومن کا کام تو کام کرنا ہوتا ہے۔ انجام سے غرض نہیں ہوتی بعض وقت محنت رائیگاں جاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔

---

## چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ صحت میں تسلی بخش ترقی کر رہے ہیں

### ذہنی بے چینی ابھی موجود ہے

لندن ۲۵ رفروری۔ مکرم ظہور احمد بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان صحت میں تسلی بخش ترقی کر رہے ہیں۔ اگرچہ ذہنی بے اطمینانی ابھی باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو جلد از جلد کامل صحت اور ذہنی تسکین عطا فرمائے۔ آمین۔

# قادیان میں اراضی کی خرید و فروخت
## کے متعلق
## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے ایک ضروری اعلان

(۱) کوئی احمدی قادیان کے گرد تین تین میل تک دیہات مندرجہ فقرہ ۲ میں کوئی زمین نہیں خرید سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ اس گاؤں کا قدیمی باشندہ ہو۔ یعنی آج سے چالیس سال پہلے سے اس کی اور اس کے خاندان کی اس گاؤں میں رہائش ہو۔

(۲) گاؤں کے باشندوں کے علاوہ جو شخص قادیان کے تین تین میل کے اندر زمین خریدنا چاہے یا رہن لینا چاہے یعنی مندرجہ ذیل دیہات میں یعنی قادیان ننگل۔ بھینی بسرا۔ کھارا۔ لیل۔ کاہنوان۔ ڈلہ۔ ناتھ پور رجادہ۔ رام پور۔ بٹر۔ مالیہ۔ ٹھیکریوالہ۔ ملاح پور بھنگواں۔ کوٹ ٹوڈرمل میں زمین لینا چاہے اسے باقاعدہ امور عامہ میں اپنا نام درج رجسٹر کروانا چاہیئے۔ ایسے اشخاص سے اخراجات کے لئے پچاس روپے سالانہ لئے جائیں گے۔

(۳) ان رجسٹری شدہ گاہکوں کے سوا کوئی شخص ان علاقوں میں خود زمین خرید نہ سکیگا اگر خریدیگا تو سلسلہ اس سودے کو کالعدم قرار دیگا۔

(۴) قادیان کی آبادی کا ایک نقشہ تیار کیا جائیگا۔ اس نقشہ کے باہر کسی شخص کو زمین برائے مکان خریدنے کی اجازت نہ ہوگی اور نہ کسی کو زمین برائے مکان فروخت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس نقشہ کا ہر سال یا دوران سال میں اگر تبدیلی ہو تو اعلان ہوتا رہے گا۔

(۵) اس نقشہ کے اندر ایسی کوئی زمین فروخت کرنی یا خریدنی جائز نہ ہوگی۔ جو مکانوں کے پاس شدہ نقشہ سے باہر ہو۔ اور جو ایسے محلہ میں نہ ہو۔ جس کی بڑی سڑک کم سے کم پچاس فٹ کی اور چھوٹی گلیاں کم سے کم بیس فٹ کی ہوں۔

(۶) کسی شخص کو سڑک یا گلی کے اوپر مکان بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مکان کے پانچ فٹ پرے کر کے بنانا ضروری ہوگا جو مکان اس شرط کے خلاف ہوگا۔ اس کا سودا فسخ قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ ہر سودے میں یہ شرط ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر وہ سلسلہ کے نظام کا پابند ہے تو اسے سلسلہ کی طرف سے الگ سزا دی جائیگی

(۷) دکانات کی صورت میں دوکان کے چبوترہ کا آخری حصہ سڑک سے دو فٹ کم سے کم پرے بنانا ضروری ہوگا۔ اگر دوکان کا کوئی حصہ بھی دو فٹ سے آگے آیا خواہ وہ مستقل ہو یا عارضی تو اس کے مالک کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اسے نوٹس ملنے پر فوراً گرادے۔

(۸) جس شخص کے پاس زمین کی خرید فروخت کی ایجنسی کا سرٹیفکیٹ نہیں۔ اگر وہ نقشہ قادیان کے اندر زمین خریدے گا۔ (اس سے باہر وہ بالکل نہیں خرید سکتا) تو اس کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ وہ اس پر خود مکان بنائے گا۔ وہ کسی دوسرے کے پاس فروخت نہیں کرسکتا۔ ہاں مکان بنا کر مکان فروخت کرسکتا ہے۔ اگر بعد کے حالات کی وجہ سے کوئی شخص مکان نہ بنا سکے۔ تو وہ صرف کمیٹی ترقی قادیان کے پاس ہی فروخت کرسکے گا۔ جو خرید کے بارہ ماہ کے اندر کی فروخت پر اصل قیمت پر زمین خریدلے گی۔ سوائے اس کے کہ زمین ناقص یا کم قیمت ہو۔ اس صورت میں وہ کم قیمت جو مناسب ہو دیگی۔ اور اگر ایک سال کے بعد زمین فروخت کی جائے۔ تو قیمت پر ۳ فیصدی نفع ہر سال کے حساب سے کمیٹی ادا کر کے زمین لے گی۔ اور اگر سودا نقصان دہ ہوگا تو اسکی مناسب قیمت پر خریدلے گی۔ بہرحال سوائے ایجنٹ خرید اراضی کے قادیان کے سکنی حلقہ میں کوئی شخص اپنے مکان بنانے کے سوا اور کسی غرض کے لئے زمین نہیں خرید سکتا۔ اور اگر یہ غرض پوری نہ ہو۔ تو وہ کسی اور شخص کے پاس فروخت نہیں کرسکتا۔ بلکہ صرف کمیٹی ترقی قادیان کے پاس (جس کا اعلان چند دن میں کردیا جائیگا۔) فروخت کرسکتا ہے۔ مکان بنانے کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ خود رہنے کے لئے مکان بنائے۔ بلکہ مکان بنانے کی شرط ہے۔ خواہ مکان کرایہ پر دے۔ خواہ اس کے رشتہ دار رہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ بغیر مکان بنائے اسے فروخت نہیں کرسکتا۔ میں سمجھتا ہوں اس شرط کے اثر سے قیمتیں اپنی حد سے نہیں بڑھنے پائینگی۔

(۹) ہر سودا جو نقشہ قادیان کے اندر سفید زمین کا ہو۔ اس پر فروخت کنندہ کو دس فیصدی قیمت کا کمیشن ترقی قادیان کو بطور چندہ انتظام سڑک وغیرہ دینا ہوگا (یعنی سڑکوں کی درستی نالیوں وغیرہ کے بنانے اور ایسے ہی اور کاموں کے لئے)

(۱۰) ہر مکان جو فروخت کیا جائے۔ اس پر فروخت کنندہ ½ فیصدی قیمت کا یا ۲۵ روپے جو بھی کم ہو وہ کمیٹی ترقی قادیان یا اس کے بننے سے پہلے امور عامہ کو ادا کرے گا۔ تاکہ نگرانی کے اخراجات اس سے پورے ہوں

(۱۰) محلے ۴۰ ایکڑ کے بنادیئے جائیں ان میں سڑکوں اور گلیوں کے علاوہ مسجد اور سکول کے لئے زمین بھی ہو۔ سیرگاہ کے لئے بھی زمین چھوڑی جائے۔ بازار کی جگہ بھی تجویز کی جائے۔ اور چار کنال ہر محلہ میں سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھی چھوڑی جائے۔ تا جلسہ کے موقعہ پر وہاں مہمان نوازی کا انتظام ہوسکے۔ ساری زمین ان اغراض کے لئے دو ایکڑ دو کنال ہو۔ جس میں سے دس کنال پارک کے طور پر ہر محلہ کے وسط میں ہو۔ اور دو کنال مسجد کے لئے۔ ایک کنال لڑکیوں کے سکول کے لئے۔ ایک کنال لڑکوں کے سکول کے لئے۔ اور ایک کنال ڈسپنسری کے لئے۔ تین کنال زائد احتیاطاً تاکہ مزید ضرورتوں میں کام آسکے۔ یہ زمین محلے کے پونے ۴۰ ایکڑ کے مالکوں کو دینی ہوگی

(۱۱) سڑکوں اور گلیوں کے لئے جو زمین لی جائے۔ اس کی مناسب قیمت اس رقم سے ادا کی جائے۔ جو دس فیصدی فروخت کنندہ سے وصول کی جائے گی۔ مگر یہ رقم کسی صورت میں پانچ فیصدی سے نہ بڑھے۔ سڑکوں اور گلیوں میں جس قدر کمی آئے۔ اسے انجمن سے اس رقم کو ادا کیا جائے

(۱۲) ایک سو ایکڑ کا ایک علاقہ ایسی جگہ خرید لیا جائے۔ جہاں نسبتاً سستی زمین مل سکے اور اسکے راستے وغیرہ تجویز کر کے سات مرلہ کے ٹکڑے غربا کے لئے تجویز کئے جائیں جس خاندان کے افراد زیادہ ہوں۔ وہ "دو" ٹکڑے لے سکتے ہیں۔ یہ سب ٹکڑے اخراجات ڈال کر قریباً لاگت پر غربا میں تقسیم کئے جائیں۔ ضروری نہیں کہ ایک ہی وقت میں محلہ پڑ جائے ٹکڑے کر کے بھی اسکی زمین لی جاسکتی ہے۔ اس زمین کی خرید کے لئے امراء سے قرض لیا جائے۔ کچھ صدر انجمن احمدیہ قرض دے۔ اور اس طرح غرباء کے لئے ایک محفوظ صورت پیدا ہو جائے۔ اگر سو ایکڑ میں سے ۲۵ ایکڑ رستوں وغیرہ پر خرچ ہو جائیں۔ تو ۷۵ ایکڑ رہیں گے۔ اسکے ۶۰۰ کنال ہوتے ہیں۔ اور اس میں کوئی ۲۴۰۰ مکانات کی گنجائش نکل آتی ہے۔ آہستہ آہستہ پھر اور علاقہ ان کے لئے مخصوص کیا جاتا رہے۔ ہماری سکیم یہ ہونی چاہیئے۔ کہ قادیان کے باشندے غریب بھی اور امیر بھی اپنے مکانات میں رہائش کریں۔ اور صرف باہر سے آنے والے مہمانوں کو مکانات کرایہ پر لینے پڑیں۔

(۱۳) سردست یہ ہدایات ایسے وقت سے جاری ہو جائینگی۔ مگر میں زمین کے فروخت کرنے والوں کو بھی اپنے حقوق کے پیش کرنے کا موقعہ دونگا۔ جس کے بعد اگر ضرورت ہوئی۔ تو قواعد میں ترمیم کردی جائے گی۔

(۱۴) احباب کو یہ بھی مدنظر رہے۔ کہ قادیان میں ہمارے خاندان کو ملکیت حقوق حاصل ہیں۔ اور کوئی دخیل کار ہماری تحریری اجازت کے بغیر زمین فروخت نہیں کرسکتا۔ اسی طرح قادیان کے ملحقہ دیہات ننگل۔ بھینی۔ کھارا میں ہمیں حقوق ملکیت اعلےٰ حاصل ہیں۔ اس لئے ان دیہات کے قدیم باشندوں کے علاوہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا ہماری اجازت کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔ تاکہ بعد میں پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ [illegible]

# جنرل یواونگ سان (برما) کے نام انجمن احمدیہ (برما) کا تبلیغی مکتوب

بخدمت جناب جنرل یواونگ سان صدر اے۔ الیف۔ پی۔ الیف۔ ایل چرچل روڈ رنگون

محترم .. مقامی جرائد میں رائٹر کی یہ رپورٹ پڑھ کر کہ جناب نے ہمارے مبلغ انگلستان مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن سے دوران گفتگو میں انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ برما میں پوری مذہبی ازادی جو انسانی بنیادی حقوق کی جان ہے دی جائیگی۔ ہمیں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے جماعت احمدیہ برما کے افراد اللہ تعالے رحیم و رؤف سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ وہ جناب پر اپنی برکات نازل کرے۔ تاکہ جناب برما کو خوشحالی اور شاندار کامیابی کی منزل پر پہنچانے میں باحسن طریق رہنمائی کر سکیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ جناب مسجد لندن کے امام اور ہماری تحریک کے مقاصد سے ناواقف نہیں ہیں۔ مگر ہمیں اجازت دیجئے۔ کہ ہم جناب کی مزید واقفیت کے لئے یہ چند معروضات جناب کے سامنے رکھیں۔ تحریک احمدیہ ایک عالمگیر مذہبی تحریک ہے۔ جس کی بنیاد اجمالاً مندرجہ ذیل اصولوں پر ہے

اول۔ تمام الہامی مذاہب اسی وحدہٗ لاشریک رب العالمین قادر مطلق خدا کی طرف سے ہیں۔ اس لئے ہم خدا تعالےٰ کے تمام فرستادہ پیشوایان مذاہب پر ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اسی طرح حضرت زرتشت علیہ السلام۔ حضرت کنفیوشش علیہ السلام۔ حضرت کرشن علیہ السلام و حضرت رامچندر علیہ السلام اور حضرت گوتم بدھ علیہ السلام اور کئی دوسروں کو جن کے ہم نام نہیں جانتے نبی تسلیم کرتے ہیں

دوم۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے زمین کے مختلف لوگوں کو ملک و قوم کی ضروریات کے مطابق مذہب عطا فرمایا۔

سوم۔ جب دنیا کی تہذیب اس درجہ تک پہنچ گئی کہ کرۂ ارض کی مختلف اقوام تجارت یا دیگر حاجات کے لئے ایک دوسرے سے میل جول کرنے لگے۔ اور تمام دنیا میں رشتہ پیغام و رسل و سیر و سفر بالکل آسان ہو گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنا آخری پیغام القرآن کی صورت میں نازل فرمایا۔ جو تمام ازمنہ تمام اقوام اور تمام اوطان کے لئے روحانی تعلیم کا مکمل نصاب پیش کرتا ہے۔ اور بنی نوع آدم کی تہذیب کے آخری انجام تک رہنمائی کے لئے کافی و وافی ہے۔ یہ مقدس کتاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ جس نے اپنی حیات طیبہ میں خود قرآن پر عمل کر کے دکھا دیا۔ اس طرح ان کی زندگی ایک زندہ اسوہ حسنہ ہے۔ جو تعلیم قرآن کے نمونہ کے مطابق ہے۔

چہارم۔ قرآن کریم میں بالاجمال اور احادیث میں بالوضاحت آیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ ایک ایسا انسان اپنی طرف سے مبعوث کرتا رہے گا۔ جو ان اغلاط اور برائیوں کو دور کیا کریگا۔ جو امتداد زمانہ کی وجہ سے صحیح تعلیم میں راہ پاتی رہتی ہیں۔ اور جو قرآن کریم کی تعلیمات کی تجدید کریگا۔ اور جس کو اسلامی اصطلاح میں مجدد کا نام دیا گیا ہے۔ ہر زمانہ میں اپنے اپنے وقت پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ تیرھویں صدی ہجری کے اختتام پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی تحریک احمدیہ مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی میں خلعتِ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اور آپ ہی مسلمانوں کے مہدی معہود اور مسیح موعود عیسائیوں کے مسیحا ہندوؤں کے کلنکی اوتار بدھوں کے متیریا ہیں۔ الغرض آپ کی ذات میں تمام گذشتہ انبیاء کی قوتوں کا ظہور ہوا ہے۔ اور اسی طرح آپ تمام ادیان کے موعود ہیں۔ جن کی آنے کی خبر ہر قوم اور وقت کے نبیوں نے دے رکھی ہے۔ تاکہ تمام ادیان کو اللہ تعالےٰ کی ایک ہی جماعت میں منسلک کیا جائے۔ اور اقوام کو روحانی لحاظ سے متحد کر دیا جائے۔ اور امن کی بنیاد کو دنیا میں مستحکم کیا جائے۔

(پنجم) اللہ تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت یعنی الہام کا دروازہ بنی نوع آدم کے آغاز سے کھول دیا گیا تھا۔ اور جب تک دنیا قائم ہے۔ اسی طرح کھلا رہے گا۔ اب اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کرنے کے لئے ہر انسان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ سرور انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کامل اتباع اور اطاعت کرے۔

(ششم) جماعت احمدیہ میں سینکڑوں افراد ایسے ہو چکے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے اسی اصول پر عمل کر کے اس روحانی فیضان سے حصہ وافر پایا ہے۔ ہمارے موجودہ خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس کا زندہ نمونہ ہیں۔ جن کی رہنمائی میں تحریک احمدیت زمین کے تمام کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ ہماری سیاسی پالیسی اسلام کے اصولوں کے مطابق حسب ذیل ہے:۔

(۱) جہاں کہیں بھی احمدی موجود ہوں۔ اس ملک کی جس میں وہ رہتے ہوں۔ بہبودی اور ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اچھی باتوں میں تعاون کرنا چاہیئے۔

(۲) قائم شدہ حکومت کے قوانین کی پابندی اور احترام ان کا فرض ہے۔

(۳) احمدیوں کو اپنی شکایات کے رفع کرنے کے لئے صرف آئینی طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔

(۴) احمدی کسی سیاسی جماعت سے تعاون کر سکتے ہیں۔ اگر (الف) وہ جماعت مذہبی آزادی کو تسلیم کرتی ہو۔ (ب) وہ جماعت آئینی طریقوں کی پابند ہو۔ ہمارے تبلیغی اصول حسب ذیل ہیں۔

(۱) اسلام کی تبلیغ میں کسی مذہب پر طعن و تشنیع نہ کی جائے۔ اور صرف اسلامی تعلیم کی خوبیاں بطریق احسن بیان کی جائیں۔ (۲) تعلیمات کا انحصار قرآن کریم کی آیات پر رکھا جائے۔ اور احادیث اور سنت سے انکی تشریح کی جائے۔

سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے لئے ہماری انجمن رنگون کے حسب ذیل عہدہ دار ہیں:۔

(۱) اے۔ کے۔ ایس پیر محمد صاحب صدر۔ (۲) افضل صاحب نائب صدر (۳) اے غنی الموتؔ یو اونگ تن جنرل سکرٹری اور محاسب۔ (۴) عبد القادر صاحب سکرٹری تبلیغ۔ (۵) ایم ایل ماریکر صاحب سکرٹری تحریک جدید۔ (۶) ماسٹر عاشق علی صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ (۷) سید محمد صاحب محاسل (۸) محمد رفیق صاحب آڈیٹر۔

ہمیں بہت مسرت ہوگی۔ اگر جناب تحریک احمدیہ کے موجودہ امام سے براہ راست اس مضمون کے متعلق نامہ و پیام فرمائیں گے۔ تاکہ جناب کو اس تحریک کے متعلق صحیح ترین معلومات حاصل ہو سکیں۔ تاہم تحریک کے مزید مطالعہ کے لئے ہم جناب کی خدمت میں علیحدہ بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل کتابیں انگریزی اور برمی زبان میں ارسال کر رہے ہیں:۔

(۱) تحریک احمدیت۔ (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی۔ (۳) اسلامی طریق عبادت۔ اور دوسری چند کتب جو اس وقت موجود ہیں۔

ہم خوشی سے جناب کو وقتاً فوقتاً لٹریچر بھجواتے رہیں گے۔ جو لٹریچر جناب کو ارسال کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ جناب اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار خادم [illegible]

# "اچھوت ادھار" کی حقیقت

مذکورہ بالا نام کی کتاب کے متعلق روزنامہ اخبار "انقلاب" لاہور رقمطراز ہے:۔

"ملک فضل حسین صاحب (قادیان) اپنی بعض مفید کتابوں کے سلسلے میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی تازہ کتاب "اچھوت ادھار" کی حقیقت یا ہندو واقتدار کے منصوبے بھی ان کی دوسری کتابوں کی طرح نہایت قیمتی معلومات سے بریز ہے۔ ملک صاحب ایک موضوع تجویز کر کے اس کے متعلق نہایت صبر و استقلال سے اخبارات کے تراشے اور افراد کی تقریریں اور تحریریں جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ مدت کے بعد موضوع زیر بحث کے متعلق اتنا اچھا مواد مرتب کر دیتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص اس موضوع پر مختلف حلقوں کی آراء و تاثرات کا اندازہ کرنا چاہے۔ تو صرف ایک کتاب پڑھ کر کر سکتا ہے۔ اس کتاب میں کانگرس اور ہندوؤں کے ان دعاوی کا تار و پود بکھیر اگیا ہے جو وہ اچھوتوں کی اصلاح کے متعلق کرتے رہتے ہیں اور بتایا ہے کہ ہندوؤں کا یہ تمام شور و شغب محض اپنی سیاسی طاقت کو بڑھانے کے لئے ہے۔ ورنہ انہیں اچھوتوں سے کوئی خاص ہمدردی نہیں۔ ضخامت ڈھائی سو صفحے سے زیادہ ہے قیمت کتاب پر لکھی نہیں۔ لیکن ملک صاحب کی کتابیں چونکہ عام طور پر ارزاں ہوتی ہیں۔ اس لئے غالباً ایک روپے سے زیادہ نہ ہوگی ملنے کا پتہ۔ صیغہ نشر و اشاعت قادیان۔" (انقلاب ۲۶ فروری)

پہلا ایڈیشن قریباً ختم ہے۔ احباب جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ (خاکسار مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

195

## "بسم اللہ میں حاضر ہوں"

یاد رکھو! "جن کے دل میں مرض ہو۔ ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو۔ تب بھی وہ یہ کہیں گے کہ کھانے کو ملتا نہیں۔ چندے کہاں سے دیں۔ لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو بھی وہ یہی کہے گا کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی۔ وہ وہی ہیں جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح آتی ہے۔ اور ان ہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔"

ہر احمدی کو تیار رہنا چاہئیے کہ مرکز سے جس وقت بھی اس کے کان میں آواز آئے اور جس قربانی کا مرکز مطالبہ کرے وہ اس پر شرح صدر سے لبیک کہے گا۔ اور مطالبہ کی اہمیت اور ضرورت کے مطابق لبیک کہے گا۔ مستقبل قریب میں ایک نہایت ضروری اور فوری تحریک جو ضروریات مرکز اور امداد مظلومین بہار وغیرہ کے لئے ہوگی۔ جماعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جماعت کو اس کے لئے ابھی سے تیار کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

## دورِ مصلح موعود اور مسٹر ایٹلی کا تازہ بیان

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء کو ڈلہوزی کے مقام پر خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"پس ہماری جماعت پر قریب کے زمانہ میں ایک نیا دور آنے والا ہے۔ قریب کا لفظ میں نے جان بوجھ کر بولا ہے۔ کیونکہ قومی پیدائش کے لحاظ سے بیس پچیس سال کا عرصہ بہت ہی معمولی عرصہ ہے۔ اس عرصہ کے بعد ساری دنیا یا دنیا کا ایک حصہ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ ہماری جماعت کا قانونی وجود تسلیم کرے۔ اس وقت کے آنے تک بعض چھوٹے چھوٹے دور جماعت پر آئیں گے۔ ....... ان میں سے ایک دور جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت سے معلوم ہوتا ہے اپریل ۱۹۴۸ء تک آنے والا ہے۔ میں نے اپریل ۱۹۴۸ء کہا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ چند مہینوں کا فرق ہو جائے۔ یعنی اپریل کی بجائے مئی۔ جون یا جولائی تک وہ تغیر پیدا ہو۔ اس لئے اندازہ میں چند مہینوں کا فرق ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۹ اگست ۱۹۴۶ء)

۲۰ فروری کے دن مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے ہندوستان کی آزادی کے متعلق وقت کی تعیین کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو جون ۱۹۴۸ء تک آزادی دیدی جائے گی۔ چنانچہ حضور کے خطبہ کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس تغیر کا جماعت احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے چنانچہ مسٹر ایٹلی کا ۲۰ فروری کے دن یوم مصلح موعود کی تقریب پر اعلان کرنا خود مصلح موعود کے وجود کے ساتھ گہرے تعلق کا ثبوت ہے۔

کاش! ہمارے غیر مبایع اور دیگر غیر احمدی دوست ان امور پر اور اللہ تعالےٰ کے ان نشانات پر غور کی نگاہ ڈالیں۔ اور دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں اپنی قدرت کا اظہار فرما رہا ہے۔ چنانچہ حالاتِ حاضرہ کا پون سال قبل اعلان سوائے خدا تعالےٰ کی خاص نصرت و تائید کے ناممکن ہے اور خاص طور پر مہینے اور سال کی تعیین بہت ہی حیرت انگیز ہے

آنے والا دور یقیناً اسلام و احمدیت کے لئے بہت ہی اہم اور بہتر ہوگا۔ کیونکہ اسلام کی شوکت و عظمت مصلح موعود کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا آئندہ اہم اور ضروری تغیرات کی قبل از وقت خبریں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دینا بھی اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ احمدیت آنے والے تغیرات میں بہت ہی اہم حیثیت رکھتی ہے۔

ملک سیف الرحمٰن فیضی ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان

## محمود آباد اسٹیٹ میں برانچ پوسٹ آفس

محمود آباد اسٹیٹ سندھ میں یکم ۹ سے برانچ پوسٹ آفس کھل گیا ہے۔ اس لئے احباب پوسٹ آفس محمود آباد براستہ کنری پتہ تحریر فرمائیں۔ نیز ابھی یہ پوسٹ آفس Experimantel (تجربۃً) ہے اس لئے آئندہ بذریعہ برانچ پوسٹ آفس خط و کتابت کی جائے۔

عبدالمومن خان محمود آباد اسٹیٹ سندھ

## دارالشیوخ کے معاونین

ماہ جنوری ۱۹۴۷ء میں جن احباب نے دارالشیوخ کی امداد فرمائی۔ ان کے اسمائے گرامی مع شکریہ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ گوشت بکری ۷ سیر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ ایک دیگ پلاؤ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب گوشت بکری ۱۴ سیر۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب گوشت بکری ۵½ سیر۔ فضل حسین صاحب دوکاندار ۸/۔ سید محمد اقبال صاحب محلہ مسجد فضل پارچات ۵ عدد۔ عبدالمجید صاحب جمشید پور ۲/ روپیہ صدقہ بکرا۔ سیدہ ام داؤد صاحبہ ایک راس چھترا۔ سید عباس احمد صاحب مغفوری دارالبرکات گوشت بکری ۵ سیر۔ بشیر احمد صاحب بھی گڑھ ۲/ معہ ایک کوٹ سرد۔ سید عبدالحی صاحب دارالبرکات ایک بکرا۔ محمد حیات صاحب کاتب گوشت بکری ۵ سیر۔ چوہدری غلام حسن خانصاحب سفید پوش دارالفضل ۱/ معہ ۱۲ سیر گوشت گائے۔ مراد بخش صاحب متصل مسجد اقصےٰ گوشت بکرا ۹ سیر۔ اہلیہ صاحبہ میاں کرامت دین صاحب سکنہ کوٹھیاں ایک راس چھترا صوبان بی بی صاحبہ ہوشیارپوری قطب الدین صاحب مسجد فضل ایک مرغی۔ ایم بشیر احمد صاحب کھوکھر دارالبرکات ایک راس چھترا۔ والدہ صاحبہ حافظ فضل الدین

صاحب مرحوم مسجد فضل ایک عدد کھیس۔ حکیم نظام جان صاحب دارالانوار گوشت گائے ۸½ سیر چوہدری فقیر اللہ صاحب دارالبرکات شرقی ۱/۔ قمر النساء بیگم صاحبہ ۲ روپیہ۔ رسیدہ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ چک پچاس روپیہ قسط ماہ جنوری ۱۹۴۷ء۔ چوہدری صمد دین صاحب دارالیسر گوشت گائے ۴½ سیر شاہ محمد صاحب سکنہ تلونڈی جھنگلاں ایک جوڑہ مرغی۔ محمد بخش صاحب " " ۲ روپے۔ ابراہیم صاحب " " ۴ "۔ حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ ۸/۔ عبدالرحمٰن صاحب دارالفضل گوشت گائے ۴ سیر بابو سراج الدین صاحب معاون ناظر ضیافت ایک مرغی کی بوٹی۔ چوہدری برکت علی صاحب دو روپے۔ شیخ چراغ دین صاحب دارالفضل ۲/۔ محفوظ الرحمٰن صاحب ۲/۔ حفیظ الرحمٰن صاحب بمبئی ۱۲/۰/۲۹ روپے صدقہ دو بکرے۔ قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۲۵/ صدقہ بکرا۔ چوہدری خوشی محمد صاحب سکنہ ننگل ایک سری گائے۔ میاں عزیز احمد صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵ روپے۔ عبدالرحمٰن صاحب ۲/ روپے۔ چوہدری محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول ایک روپیہ۔ چوہدری علی احمد صاحب بھیرہ

مالکوٹی ۲۴ روپے۔ میر رفیق علی صاحب میرا نگہ بنگال ۵ روپے۔ نور احمد صاحب گوشت گائے ۱۰ سیر۔ صوفی صاحب ایک روپیہ۔ رحمت علی صاحب چوہدری علی محمد صاحب نمبردار نبراواں ۲۰/۔ روپے۔ ملک فضل کریم صاحب دارالبرکات دو راس بکرے عبدالحمید صاحب ... محمد حسین صاحب دارالرحمت

دس عدد مغز سرد بطور صدقہ۔ نواب محمد عبداللہ خانصاحب گوشت بکرا چھ سیر۔ محمد بخش صاحب محلہ دارالشکر ... ۔ برکت علی صاحب محلہ دارالعلوم ۱/۔ محمد رمضان صاحب تلونڈی جھنگلاں ۱/۔ اختر اسلام صاحب ... سیر۔ ... احمد صاحب دارالعلوم گوشت بکری ۹ سیر ... صاحب دارالبرکات ۱/۔ ...

196

# فروخت کتب و سامان الماریاں

صدر انجمن احمدیہ کے پاس ایک دوکان کا سامان قابل فروخت ہے۔ سامان از قسم کتب درسی و دینی کاپیاں و الماریاں و پھٹے وغیرہ ہے۔ یہ سب سامان بتاریخ ۳ دو پہر بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر موقعہ پر نیلام کیا جائے گا۔ دوکان ریتی چھلہ کے قریبی بازار میں واقعہ ہے۔ اور مولوی محمد شفیع لاہوری کی دوکان کے ساتھ ہے۔ خواہشمند احباب موقعہ پر پہنچکر بولی دیں۔ زر بولی کا ¼ حصہ بوقت اختتام بولی نقد ادا کرنا ضروری ہوگا۔ باقی روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی صورت میں منظوری کے ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کرنا ضروری ہوگا۔ ورنہ رقم پیشگی ادا شدہ ضبط لفور ہوگا۔ بولی کی آخری منظوری دینا۔ صدر انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ بصورت عدم منظوری رقم پیشگی ادا شدہ واپس کر دی جائیگی۔ جس شخص کے نام بولی ختم ہوگی۔ اس کے ساتھ یہ بھی رعایت ہوگی کہ اگر وہ اس دوکان کو بھی کرایہ پر لینا چاہے۔ تو مناسب کرایہ طے کر کے اسے دی جا سکے گی۔ تاکہ اگر وہ دوکان میں بیٹھ کر سامان فروخت کرنا چاہے۔ تو وہ بھی کر سکے۔ ہاں اگر وہ سامان اٹھا کر دوکان خالی کر دینا چاہے۔ تو یہ اس کو اختیار رہو گا۔ الماریاں۔ پھٹے۔ کتب وغیرہ بہت کارآمد اور قیمتی ہیں۔ کتب فروشی کی دوکان کرنیوالے احباب کے لئے نادر موقع ہے۔ نیلام کے وقت سے دو گھنٹے پہلے دوکان کھلی ہوگی۔ جو دوست بولی دینے سے پہلے سامان دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب تاریخ سے پہلے دوکان دیکھنا چاہیں۔ تو تحریری درخواست پر انتظام کر دیا جا دے گا۔

**المعلن:۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان**

## تصحیح

الفضل ۲/۲۰۸ میں شیخ حکمت اللہ صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ ان کا وصیت نمبر ۹۵۹۱ ہے۔ مگر اخبار میں ۵۹۹۱ نمبر شائع ہوا ہے۔ جکی اب اصلاح کی جاتی ہے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

## برطانیہ کے ذمہ امریکہ کے ۲۲ ۱/۲ کروڑ پونڈ

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے امریکہ سے ۱۰ کروڑ ڈالر (۲ ۱/۲ کروڑ پونڈ) مزید قرضہ حاصل کیا ہے۔ اب امریکہ کی قرضہ کی کل رقم برطانیہ کے ذمہ ۲۲ ۱/۲ کروڑ پونڈ ہو گئی ہے۔ یہ رقم زیادہ تر غذائی ضروریات پر خرچ کی جائے گی۔

برلن ۲۵ فروری۔ برطانوی اور امریکن خفیہ افسروں نے ایک خفیہ نازی سوسائٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سوسائٹی جرمنی کے چاروں مقبوضہ علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور ہزاروں افراد اس کے ممبر تھے۔

واشنگٹن ۲۴ فروری۔ حکومت امریکہ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ آئرلینڈ اور السٹر کے الحاق کے سلسلے میں مداخلت کرے۔ ایک امریکن وزیر نے اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ آئرلینڈ کی غیر قدرتی تقسیم کو درست کرنے کے لئے آئرلینڈ السٹر، برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔

کراچی ۲۴ فروری۔ آج سندھ اسمبلی میں یونیورسٹی بل کے سلسلے میں بحث ہوتی رہی کانگریس ارکان نے یونیورسٹی سینیٹ کی ہیئت ترکیبی کی مخالفت کی۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا ہاں ہم اکثریت میں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ہر جگہ تناسب آبادی کے لحاظ سے حق نیابت ملے۔ مسلمانوں کی موجودہ بیداری کے اصل محرک ہندو کانگرسی ہی ہیں۔ جو گذشتہ دس سال سے ہمارے درمیان تفرقہ پیدا کرتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے اگر حصہ دیا جائے تو ہندوؤں کو اس میں رنجیدہ نہیں

### ایک ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۶ ۲/۴۷ کی اشاعت میں پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق جلسہ کے اعلان میں کتابت کی غلطی سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ۱۸۹۷ء کی بجائے ۱۹۴۷ء درج ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

# تازہ اور ضروری خبریں

لنڈن ۲۵ فروری۔ آج مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے ہندوستان کے مستقبل کے دفاع کے متعلق دارالعوام میں بیان دیا۔ ٹوری کے ایک ممبر نے استفسار کیا تھا کہ کیا برطانوی گورنمنٹ ہندوستان سے نکل جانے کے بعد اس کے دفاع کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مسٹر اٹیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ برطانوی گورنمنٹ جون ۱۹۴۸ء تک تمام اختیارات ہندوستانیوں کے سپرد کر دے گی۔ اگر ہندوستان برطانوی کامن ویلتھ میں رہا۔ تو برطانیہ اور ہندوستان کے وہی تعلقات ہوں گے۔ جو برطانیہ اور کامن ویلتھ کے دوسرے ممالک کے ہیں۔

دہلی ۲۵ فروری۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس اور ہندوستان میں سفیروں کے تبادلہ کے سلسلے میں ابتدائی امور کا فیصلہ ہونے کے بعد دیوان چمن لال کو فرانس میں ہندوستان کا سفیر منتخب کیا ہے۔ حکومت فرانس نے اس انتخاب کو منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر ہند کی سروسوں کو ختم کرنے کا مسئلہ کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے ازسر نو گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔ یاد رہے کہ سردار پٹیل ہوم ممبر نے مسٹر ہنڈرسن کی یہ تجویز نامنظور کر دی تھی کہ وزیر ہند کی سروسوں کے ختم ہونے پر انڈین سول سروس کے جو ممبر ریٹائر ہونا چاہیں انہیں معاوضہ دیا جائے۔ ہوم ممبر کے اس انکار پر ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا تھا۔ اب جب کہ برطانوی گورنمنٹ جون ۱۹۴۸ء تک ہندوستان سے چلے جانے کے متعلق تاریخ کا اعلان کر چکی ہے برطانوی گورنمنٹ وزیر ہند کی سروسوں کے متعلق حکومت ہند کو عنقریب ترمیم شدہ تجاویز پیش کرے گی۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ آج برطانوی دارالعوام میں فلسطین کے مسئلہ پر بحث کا آغاز ہوا۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فلسطین کے سلسلے میں ہم نے حسب ذیل تین باتوں کو پیش نظر رکھا ہے (۱) کیا فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم کر دی جائے۔ (۲) کیا فلسطین کو عرب ملک قرار دیا جائے۔ اور اس میں یہودیوں کی حفاظت کا مناسب انتظام کیا جائے۔ (۳) کیا ایک ایسی ریاست بنائی جائے جس میں یہودیوں اور عربوں کی حفاظت کا انتظام ہو۔ مسٹر بیون نے مزید کہا۔ کہ اتحادی اقوام کی اسمبلی تمام معاملات پر غور کرے گی۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ فلسطین آزاد ہو اور انتداب زیادہ دیر تک جاری نہیں رہ سکتا۔

لاہور ۲۵ فروری۔ لاہور کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نے ٹیچروں کو وارننگ دی تھی۔ کہ اگر وہ ۲۰ فروری کو کام پر نہ آئے تو انہیں برطرف کر دیا جائیگا۔ میعاد ختم ہونے کے بعد پندرہ روز تک کارپوریشن حکام نے اس خیال سے کوئی کارروائی نہیں کی۔ کہ شاید ٹیچر راہ راست پر آجائیں کل شام کو چیف ایگزیکٹو آفیسر نے ان تمام ٹیچروں اور استانیوں کو معطل کرنے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ جو کہ ہڑتال پر ہیں

لائلپور ۲۵ فروری۔ گندم ۹/۱۰/۰ گڑ نیا ۱۷/۱/۱ تا ۱۹/- شکر نئی ۲۰/۱/۱ روپے تا ۲۳/۱/۱ روپے گھی دیسی ۱۶۹/۱/۱

## حکومت پنجاب اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔ لیگی لیڈروں کی رہائی

لاہور ۲۵ فروری۔ حکومت پنجاب اور مسلم لیگ کے درمیان مصالحت ہو گئی ہے۔ چنانچہ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن بند کر دی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل پانچ لیڈروں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

(۱) خان آف ممدوٹ (۲) ملک فیروز خان نون (۳) میاں ممتاز دولتانہ (۴) میاں افتخار الدین (۵) سردار شوکت حیات خان۔ دیگر گرفتار شدگان کو بھی رہا کر دیا جائیگا۔

حکومت نے جلسوں پر سے پابندی ہٹالی ہے۔ پبلک سیفٹی آرڈیننس کی جگہ پنجاب اسمبلی میں قانون پیش کیا جائیگا۔ البتہ جلوسوں پر سے پابندی نہیں ہٹائی گئی ہے۔

## پارلیمنٹ میں وزیر ہند کی تقریر

لنڈن ۲۵ فروری۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے تقریر کی۔ آپ نے کہا ہندوستان میں اب اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ برطانوی کنٹرول کو جلد سے جلد ختم کر دینا ضروری ہے ہندوستان کے متعلق برطانیہ کے گذشتہ وعدوں کو پورا کرنے اور اس سلسلے میں اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینے کیلئے برطانوی حکومت نے انتقال اختیارات کی تاریخ کی تعیین کرنا ضروری سمجھا۔

نواکھلی ۲۵ فروری۔ نواکھلی ریلیف کمیٹی نے گاندھی جی کو ایک لاکھ روپے کی تھیلی پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ سے درخواست کی جائے گی۔ کہ مستقل بنیاد پر نواکھلی کے ہندوؤں کے مفاد کے لئے تعمیری کام شروع کیا جائے

لنڈن ۲۴ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن سے تجارت کرنے پر جو پابندیاں لگی ہوئی تھیں۔ وہ ختم کر دی گئی ہیں۔ ۴ مارچ کے بعد جرمن فرموں سے کاروبار کرنے کی عام اجازت ہوگی۔ امریکن حکام نے بھی اس قسم کا اعلان کر دیا ہے۔

کراچی ۲۵ فروری۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بمبئی کو روانہ ہونے سے پیشتر ایک بیان میں کہا۔ کہ ہمارا یہ بنیادی اصول رہا ہے۔ کہ اقلیتوں سے انصاف کیا جائے ہمارا یہ اصول آئندہ بھی رہے گا۔ اکثریت کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ اقلیت میں اعتماد پیدا کرے۔ لیکن ہندوؤں کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ مسلم لیگ سے دشمنی کی جائے۔ ہندو اور انکے اخبارات حالات کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس سے فضا خراب ہوتی ہے

## دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک گریجویٹ خاتون کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ میں کام کرنے کے لئے ایک گریجوایٹ خاتون کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند بہنیں فوراً درخواستیں بھجوائیں۔

خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان